خیر النّساء بہتر
(والدہ ماجدہ سید ابوالحسن علی ندویؒ)

بچیوں سے باتیں

ناول اور افسانے

ناول نہ دیکھو بلکہ اسے اپنے گھر میں نہ رکھو، نہ کسی کو لانے دو۔ عام طور پر لڑکیاں اب ناول کی ایسی عادی ہیں کہ اگر کسی وقت نہ ملے تو گویا فاقہ ہے، اس سے خدا کے لیے باز رہو، ان کو پڑھ کر اپنے دلوں کو بے غیرت اور نگاہوں کو آوارہ نہ کرو، اپنی عزت و ناموس اور حرمت کا پاس رکھو اور ان کی حفاظت کرو، غزل خوانی کا شوق نہ رکھو، یہ بھی تمہیں زیبا نہیں، اگر تمہیں راگ نکالنے کا شوق ہے تو مناجاتیں ہی کیا کم ہیں، غزلوں میں وہ الفاظ آتے ہیں جو تمہیں سُننا نہ چاہئیں، نہ یہ کہ تم خود سناؤ، اس وقت غزل گانے والیاں گھر میں نہیں آنے پاتی تھیں۔

بچیو! ذرا غور کرو کس قدر فرق آ گیا ہے، صرف اندازِ خیال بدل جانے سے تمام باتیں بدل گئیں، نہ وہ رونق رہی ہے نہ وہ دولت نہ وہ برکت، نہ کسی شے میں لذت نہ باتوں میں لُطف نہ کپڑے میں زینت، نہ بچوں میں بچپن، نہ بوڑھوں میں دانائی، غرض کہ اب عالم ہی نیا ہے اور دنیا ہی دوسری ہے، بجائے شرم و حیا کے اب بے حیائی ہے، گھروں میں گندے اور عُریاں لٹریچر کی ریل پیل ہے جن سے بد اخلاقی اور بے حیائی کی وبا پھوٹ رہی ہے اور بجائے اتباع سنت کے دنیاداری ہے بجائے اطمینان و خوشی کے فکر و پریشانی ہے، جو آسودہ حال برسوں مہمانوں کو کھلاتے تھے، آج اچھے سے اچھے گھر اپنے لیے پریشان ہیں، نہ وہ دن ہیں نہ وہ راتیں، نہ وہ صورتیں ہیں، نہ وہ سیرتیں، نہ وہ دل ہیں نہ وہ ہمتیں، نہ وہ دلچسپی کے سامان نہ دل لگی، اگر دیکھئے بھی کبھی تو خواب پریشان، غرضکہ ہر جگہ سے اُف اُف کی صدا آ رہی ہے، یہ سب بد خیالی کا ثمرہ ہے جیسی روح ویسے فرشتے، افسوس صد افسوس وہ باتیں آج خواب ہیں۔ یہاں میں یہ کہہ دوں کہ شرم فقط یہی نہیں کہ تم پردہ میں بیٹھ گئیں، پردہ ہو گیا، شرم یہ بھی ہے کہ کسی سے فرمائش نہ کرو اس سے آدمی خفیف ہو جاتا ہے چاہے کتنا ہی پیارا ہو۔ غیرت بڑی چیز ہے۔

چھوٹوں سے محبت واُلفت کا برتاؤ

ایسی رہو کہ تم سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ ہر دلعزیز رہو۔ بھائی بھاوج تم سے خوش رہیں، بھتیجی بھتیجے تمہاری محبت کا دم بھرنے لگیں، تمہارے برتاؤ سے سب خوش رہیں، غیرت و شرم یہ بھی ہے کہ اپنوں کو بری حالت میں نہ دیکھ سکو، چھوٹوں سے محبت کرو، ان کے کھانے، کپڑے کی فکر رکھو، ان سے لڑو بھڑو نہیں۔ بہت نرمی سے کام لو پڑھنے لکھنے کا شوق دلاؤ، سویرے اٹھا کر ضرورت کے لیے پانی اور کھانا موجود رکھو، جب اس سے فارغ ہو جائیں، کتاب ہاتھ میں دے کر پڑھنے کے لیے بھیج دو، غرض یہ کہ ہر وقت ان کا خیال رکھو۔